ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 05 No. 01. January-March 2026.Page# 2073-2080
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems
https://doi.org/10.5281/zenodo.18999417

The Future of Media Regulation in Pakistan: The Need for Reforms in Light of Islamic Ethical Principles

پاکستانی میڈیا ریگولیشن کا مستقبل، اسلامی اخلاقی اصولوں کی روشنی میں اصلاحات کی ضرورت

Esarullah
Scholar of PhD, University of Karachi.
Email: esarullah13@gmail.com Cel: 03372384106.
Dr Aurangzeb
Associate Professor, Bahria University Karachi Campus.
Email: aurangzeb.bukc@bahria.edu.pk Cell: 03312281744.

Abstract

The fundamental purpose of Islamic media is not to merely entertain or attract audiences through sensational visuals, but to positively influence human intellect and behavior in accordance with moral and ethical values. Islamic media emphasizes the preservation of modesty, the avoidance of content that provokes lust or moral corruption, and the promotion of higher objectives such as inviting humanity towards Allah, upholding divine principles, strengthening moral consciousness, and intellectually responding to misconceptions raised against Islam.

As an Islamic state, Pakistan bears a significant responsibility to ensure that its media system functions as a tool for cultural preservation, moral education, and social reform. Despite this responsibility, the current media regulatory framework in Pakistan remains largely ineffective in aligning media practices with Islamic ethical principles. The widespread dissemination of unethical, sensational, and morally questionable content has negatively influenced societal values, particularly affecting the moral development and social behavior of youth.

This article highlights the pressing need for reform in Pakistani media regulations in light of Islamic moral and ethical teachings. It argues that media laws and regulatory mechanisms must be strengthened to prevent the spread of immoral content and to guide media platforms toward fulfilling their social and ethical responsibilities. By integrating Islamic ethical values into media regulation, Pakistani media can play a constructive role in promoting moral integrity, social harmony, cultural identity, and positive education, thereby contributing to the overall welfare and stability of society.

Keywords: *Islamic Media, Media Regulation in Pakistan, Islamic Ethical Principles, Moral Values, Media Reforms, Youth Socialization, Ethical Broadcasting, Cultural Identity, Social Responsibility of Media*

مقدمہ :

ذرائع ابلاغ کو معاشرے کا آئینہ کہا جاتا ہے اور غیر جانبداریت کو زرائع ابلاغ کی بنیادی صفت سمجھا جاتا ہے ،صحافت کے بنیادی اصولوں کے مطابق خبر کو اپنے خیالات نظریات اور تصورات سے ماوراء رکھ کر پیش کرنا چاہیے مگر دنیا میں حالات کے تغیّرات نے ان بنیادی اصولوں کو دھندلا کر کے رکھ دیا ہے ۔کسی بھی جمہوری ریاست میں ذرائع ابلاغ کا کردار ڈھکا چھپا نہیں ہے میڈیا کو ریاست کا چوتھا ستون سمجھا جاتا ہے اور آزاد صحافت کے بارے میں کہا جاتا ہے

کہ وہ کسی بھی ملک میں ہو قومی مفادات کی نگران ہوتی ہے اور ذرائع ابلاغ کو معاشرے میں قومی یکجہتی کے تصورات پیدا کرتے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسلامی میڈیا کا بنیادی مقصد محض جذبات کو ابھارنا یا بصری کشش کے ذریعے سامعین کو مشتعل کرنا نہیں، بلکہ انسان کی فکری، اخلاقی اور روحانی تربیت کرنا ہے۔اسلامی میڈیا کی اصل ذمہ داری یہ ہے کہ وہ معاشرے میں فحاشی اور شہوات کو فروغ دینے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے، اس کے کلمے کو بلند کرے، اور زمین پر اس کے عادلانہ قوانین کے قیام میں معاون ثابت ہو۔اسی طرح اسلام کے خلاف پیدا کیے جانے والے شبہات کا علمی اور حکیمانہ انداز میں جواب دینا اور ان کا ازالہ کرنا بھی اسلامی میڈیا کے اہم مقاصد میں شامل ہے۔

پاکستان، جو ایک اسلامی ریاست ہے، وہاں میڈیا کا کردار قومی تشخص، ثقافتی اقدار اور سماجی تشکیل میں نہایت اہم ہے، مگر موجودہ میڈیا قوانین اخلاق اور اسلامی اصولوں کے مطابق پوری طرح مؤثر نظر نہیں آتے۔ذرائع ابلاغ میں غیر اخلاقی اور غیر معیاری مواد کی کثرت خصوصاً نوجوان نسل کی فکری و اخلاقی تربیت پر منفی اثرات مرتب کر رہی ہے۔

اس تحریر کا مقصد اس امر کی نشاندہی کرنا ہے کہ پاکستانی میڈیا کی مثبت ترقی اور معاشرتی اصلاح کے لیے موجودہ میڈیا ریگولیشن میں سنجیدہ اور بامقصد اصلاحات ناگزیر ہیں، تاکہ اسلامی اخلاقی اصولوں کی روشنی میں غیر اخلاقی مواد کی روک تھام ممکن ہو اور میڈیا کو معاشرتی مفاد، مثبت تعلیم اور تعمیری اقدار کے فروغ کا مؤثر ذریعہ بنایا جاسکے۔اگر چہ قومی سلامتی میڈیا کی ذمہ داری نہیں ہے مگر میڈیا کو ملک کے وقار پر حب الوطنی کا ترجمان ہونا چاہیے۔

موضوع کا تعارف :

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کو منظم کرتا ہے ۔ آج کل کے دور میں میڈیا معاشرے کی تشکیل، معلومات کی ترسیل، اور رائے عامہ کی تعمیر میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ پرنٹ ،الیکٹرونک اور ڈیجیٹل میڈیا نے معلومات کی ترسیل کو غیر معمولی وسعت دی ہے جسکے نتیجے میں میڈیا کا اثر فرد سے لیکر ریاست کی سطح پر نمایاں ہو چکا ہے اسی کے پیش نظر میڈیا کی آزادی کے ساتھ اسکی ذمہ داری اور اخلاق کے حدود کا تعین ناگزیز ہو جاتا ہے جسے میڈیا ریگولیشن کے ذریعے ہی ممکن بنایا جاسکتا ہے۔میڈیا ریگولیشن سے مراد وہ قانونی، اخلاقی اور ادارہ جاتی نظام ہے جس کے تحت ذرائع ابلاغ کی سرگرمیوں کو منظم کیا جاتا ہے تاکہ خبر، تبصرہ اور تفریح کا مواد سچائی، دیانت، سماجی مفاد اور قومی اقدار کے مطابق پیش کیا جائے۔ اس کا مقصد اظہارِ رائے کی آزادی کو محدود کرنا نہیں بلکہ اسے معاشرتی فلاح، اخلاقی اقدار اور آئینی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ بنانا ہے۔

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہونے کے ناطے ایسے میڈیا نظام کا تقاضا کرتا ہے جو اسلامی اخلاقی اصولوں، تہذیبی روایات اور معاشرتی حساسیت کا لحاظ رکھے۔ تاہم، موجودہ میڈیا ریگولیٹری فریم ورک تیزی سے بدلتے ہوئے ڈیجیٹل دور، سوشل میڈیا کے پھیلاؤ اور غیر اخلاقی مواد کی بڑھتی ہوئی یلغار کے تناظر میں متعدد چیلنجز سے دوچار ہے۔ان حالات میں نوجوان نسل کی فکری و اخلاقی تربیت، سماجی ہم آہنگی اور قومی شناخت کو محفوظ رکھنے کے لیے میڈیا ریگولیشن کی ازسرِنو تشکیل ایک اہم علمی اور عملی ضرورت بن چکی ہے۔

یہ مقالہ پاکستانی میڈیا ریگولیشن کے موجودہ نظام کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے اور اسلامی اخلاقی اصولوں کی روشنی میں ایسی اصلاحات کی ضرورت پر روشنی ڈالتا ہے جو میڈیا کو معاشرتی مفاد، مثبت تعلیم اور تعمیری اقدار کے فروغ کا مؤثر ذریعہ بنا سکے۔

موضوع کی اہمیت:

اس تحقیق کی اہمیت اس امر سے واضح اور دوچند ہو جاتی ہے کہ یہ اسلامی میڈیا کے تصور کو پاکستانی میڈیا ریگولیشن اور اس کے مستقبل سے جوڑتی ہے ایک ایسے وقت میں جب دنیا ایک گاؤں کی طرح ہو گئی ہے اور جب پاکستان میں الیکٹرانک ، ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا غیر معمولی رسوخ حاصل کر چکا ہے اور اسلامی میڈیا کا مقصد خبروں اور معلومات کو امانت اور درست طریقے سے پہنچانا ہے جہاں یہ بات ہے تو وہیں موجودہ میڈیا قوانین اور ضابطے اگر چہ تکنیکی اور انتظامی پہلوں کو کسی حد تک منظم کرتے ہیں تا ہم وہ اسلامی اخلاقی اصولوں سماجی اقدار اور تہذیبی شناخت کے تحفظ میں واضح کمزوریوں کا شکار نظر آتے ہیں۔ یہ تحقیق اس امر کو واضح کرتی ہے کہ پاکستانی میڈیاکی اصلاح کو صرف ریاستی قوانین کی سختی تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسلامی اصولوں پر اسکی تشکیل کی جائے ۔ یہ مطالعہ اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ مستقبل میں پاکستانی میڈیا کی اصلاح صرف قوانین سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے ایک ایسے فریم ورک کی ضرورت ہے جو اسلامی اصولوں سے بھی ہم آہنگ ہو اور عصری تقاضوں سے بھی منسلک ہو کیونکہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہونے کے ناطے ایسے میڈیا نظام کا تقاضا کرتا ہے جو اسلامی اصولوں تہذیبی روایات اور معاشرے کی حساسیت کا لحاظ رکھے یوں یہ تحقیق پالیسی سازوں اور میڈیا ریگولیٹری اداروں

وغیرہ کو ایک فکری اور عملی بنیاد فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے پاکستانی میڈیا کی اصلاح کرکے اس کو اسلامی اصولوں اور انسانی اقدار کے مطابق تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

میڈیا کی تعریف

مختصر ترین طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ لوگوں تک کوئی بھی خبر یا معلومات پہنچانے کا طریقہ میڈیا کہلاتا ہے یہ معلومات یا خبر روز مرہ ہونے والے واقعات زندگی کے کسی بھی شعبے کے ہو سکتے ہیں یہ معلومات یا خبریں پہنچانے کے لیے کئی طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں جیسے پرنٹ میڈیا یعنی اخبار اور جرائد کتب وغیرہ یا الیکٹرانک میڈیا یعنی ٹی وی ریڈیو وغیرہ یاپھر جدید ٹیکنالوجی کے ذرائع یعنی انٹرنیٹ اور سمارٹ فون وغیرہ شامل ہیں۔[1]

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قومی میڈیا:

اسلامی اخلاقیات کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے۔ قرآن و سنت میں دیے گئے اخلاقی اصول دائمی اور آفاقی ہیں ان میں حق ،عدل ،صداقت، امانت ،حُسنِ گفتار، خیر خواہی اور عزت و احترام جیسے اقدار شامل ہیں جب ان اصولوں کو میڈیا اور ابلاغ پر منطبق کیا جاتا ہے تو ایک ایسا ضابطہ اخلاق اُبھرتا ہے جو نہ صرف مسلمان معاشرے بلکہ عالمی سطح پر انسانیت کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے [2]

لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ قومی کردار جیسی اصطلاح سے واقف نہیں ،قارئین اور ناظرین کی دلچسپی اور مفاد کا خیال رکھنا میڈیا کی بنیادی ذمّہ داریوں میں سے ایک ہے مگر حساس قومی امور پر میڈیا کو آزاد اور غیر جانبدار ہونے کے بجائے ذمّہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تاریخ میں ہمارے ذرائع ابلاغ نے قومی سلامتی کے معاملے کو عمومی طور پر سنجیدگی سے نہیں لیا دفاعی امور کی بات کی جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی نگہبانی کی ذمہ داری میڈیا کی ہے، ہر ملک کا میڈیا عالمی سطح پر اپنی ملکی پالیسیز کے دفاع کا پابند ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ذرائع ابلاغ کما حقہ ملکی سلامتی کے امور میں اپنا وہ مثبت اور کلیدی کردار ادا نہیں کر رہے ہیں جو انہیں ملک و قوم عوامی مفاد عامہ ملکی سلامتی کے امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔ ایک اسلامی مملکت میں ذرائع ابلاغ اور میڈیا سے بجا طور پر یہ امید کی جاتی چاہیے کہ وہ ملک اور قوم کے مفاداور مملکت کی بقا اور سالمیت کے تحفظ اور اسے یقینی بنانے کے لیے ابلاغ کے مثبت اور تعمیری کردار کے حوالے سے اپنا ذمہ دارا نہ کردار بھر پور طریقے سے ادا کرے۔[3]

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں حالات اور واقعات کا جائزہ لینے کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ یہاں میڈیا مربوط طریقے سے اپنا قومی کردار نبھانے سے قاصر رہا ہے یا پھر ہمارے ذرائع ابلاغ کو کوئی واضح سمت ہی نہیں ملی، ایک اسلامی مملکت میں ذرائع ابلاغ کا قومی زندگی میں کردار کیسا ہونا چاہیے اس کے لیے اہم نکتہ یہ ہے کہ پاکستانی الیکٹرونک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی کے بنیادی قوانین کے مطابق کوئی بھی نیوز چینل نظریہ پاکستان، پاکستان کی سالمیت اور یکجہتی کے خلاف مواد نشر کرنے کا مجاز نہیں ہے

[1] ڈاکٹر سید محمد انور، میڈیا، اسلام اور ہم،(ایمل پبلیکشنز، 2016ء)، ص 13۔

[2] محمد عثمان، خالد، حفیظہ، کرن صبا، اور آمنہ احمد، " Islamic Ethical Framework for Media and Communication: Analytical Explorations،" الامیر، جلد 6، شمارہ 1 (جنوری–مارچ 2025ء)، ص 18۔

[3] محمد زاہد نور البشر، اور ڈاکٹر اسد اللہ، "قومی سلامتی کے امور میں میڈیا کے کردار کا تحقیقی جائزہ،" الثقافة الاسلامية، شمارہ 46(جولائی–دسمبر 2021ء)، ص116۔

آزادی اظہاررائے کو ہمارے آئین میں بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے لیکن آرٹیکل 19 میں اسکی حدود اور قیود بھی بیان کردی گئی ہیں اظہاررائے اس بات سے مشروط ہے کہ اس سے اسلام کی عظمت، پاکستان یا اسکے کسی حصے کی سلامتی، سیکیورٹی اور دفاعی خود مختار ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، ملک کا امن وامان، اخلاقیات اور عدلیہ کا احترام مجروح نہ ہو اور اس سے مجرمانہ سرگرمیوں کو ترغیب نہ ملے۔[4]

اکثر ٹی وی پروگرامز میں ہماری سماجی اور اخلاقی اقدار کا خیال نہیں رکھا جاتا۔اس حوالے سے پیمرا جیسا ادارہ موجود ہے لیکن وہ اپنی ذمہ داری مکمل کرنے میں ناکام نظر آتا ہے ،میڈیا کے اس کردار کی وجہ سے ہماری معاشرتی ثقافت پر کاری ضرب لگ رہی ہے[5]

اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے میڈیا اور ابلاغ کے لیے جو اصول مقرر کیے ہیں ہمارے میڈیا کی بنیاد ان اصول اور ضوابط پر نہیں رکھی گئی جو کہ بحیثیت ایک اسلامی مملکت پاکستانی میڈیا میں ہونی چاہیے تھی یہاں کچھ اصول وضوابط کی نشاندہی کی جاتی ہے اگر ان کی روشنی میں پاکستانی میڈیا کی اصلاح کی گئی تو پاکستانی میڈیا حقیقی معنوں میں ایک اسلامی مملکت کے میڈیا کے نام سے تاریخ میں رقم ہوگا اور معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہونگے۔

وہ اصول یہ ہیں :

سچائی کی اہمیت:

اسلام میں سچائی کو بنیادی قدر کی حیثیت حاصل ہے قرآن میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ حق کو باطل کے ساتھ نہ ملایا جائے اور نہ حق کو چھپایا جائے

ولاتلبسوا الحق بالباطل وتكتموا الحق وانتم تعلمون

" اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو"

صحیح البخاری میں حدیث ہے

عن عبد الله بن كعب بن مالك وكان قائد كعب بن مالك قال سمعت كعب بن مالك يحدث حين تخلف عن قصة تبوك :فوالله ما اعلم احدا ابلاه الله في صدق الحديث احسن مما ابلاۂ، ما تعمدت منذ ذكرت روحذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم الي يومي هذا كذبا. و انزل الله على رسوله صلى الله عليه وسلم :لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار الى قوله وكونو مع الصادقين.

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ وہ کعب بن مالک کو ساتھ لیکر چلتے تھے (جب وہ نا بینا ہو گئے تھے) عبداللہ نہ بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ غزوہ تبوک میں اپنی غیر حاضری کا واقعہ بیان کر رہے تھے ،فرمایاکہ اللہ کی قسم سچ بولنے کا جتنا عمدہ پھل اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا کسی اور کو نہ دیا ہوگا جب سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بارے میں سچی بات کہی تھی اس وقت سے آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ تک نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل تھی **لقد تاب الله على النبي** (آخر آیت تک)بے شک اللہ تعالیٰ نے نبی مہاجرین اور انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی

یہ اصول میڈیا اور ابلاغ کے لیے نہایت اہم ہے کیونکہ غلط معلومات اور گمراہ کن خبریں افراد اور معاشرے کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے اس لیے میڈیا کو چاہیے کہ وہ حقائق پر پر مبنی اور مستند معلومات فراہم کر لیے تاکہ امت درست رہنمائی لے [6]

---

[4] محمد زاہد نور البشر، اور ڈاکٹر اسد اللہ، "قومی سلامتی کے امور میں میڈیا کے کردار کا تحقیقی جائزہ،" الثقافۃ الاسلامیۃ، شمارہ 46 (جولائی–دسمبر 2021ء)، ص 119۔

[5] راو، سرور منیر۔ "پاکستانی میڈیا اور بدلتے معاشرتی اقدار." ائینہ درائینہ ,4–3 ,January 11, 2015. com. smrao @hotmail ص4،3 (January 11 2015

[6] Usman, Dr. Muhammad, Khalid, Hafiza, Kiran, Saba, and Amna Ahmad. "Islamic Ethical Framework for Media and Communication: An Analytical Exploration." الامیر 6, no. 1 (January–March 2025).

[9] محمد بن عیسیٰ الترمذی، الجامع (سنن الترمذی)، حدیث نمبر 2317۔

[10] (سوشل میڈیا کی اخلاقیات عبدالستار منہاجبین ماہنامہ منہاج القران لاہور ستمبر 2025 ص 69 / 71

معاشرتی اصلاح اور تعلیم :

اسلامی ذرائع کا ایک اہم مقصد معاشرتی اصلاح اور تعلیم ہے ذرائع ابلاغ کو لوگوں میں علم وشعور بیدار کرنے اچھائی کی تلقین کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے قران مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے

"تم میں سے گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے نیکی کا حکم دے برائی سے روکے، یہی لوگ کامیاب ہیں" (آل عمران 104)

یہ آیت ابلاغ کی تعلیمی اصلاحی ذمہ داری کو اجاگر کرتی ہے۔

غیر ضروری مباحث سے اجتناب :

سوشل میڈیا پر اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے تعمیری سرگرمیوں میں حصہ لیناچاہیے،بے مقصد سکرولنگ کے بجائے اپنا وقت سیکھنے میں لگائیں ہر ٹرینڈ پر تبصرہ کرنا اور غیر ضروری مباحث میں شامل ہونا وقت کا ضیاع ہے حدیث مبارک ہے **من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه**[9]

ترمذی السنن رقم الحدیث (2317)

کسی بھی شخص اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں سے اجتناب کرے۔رد عمل میں اعتدال کی روش نہ چھوڑو

سوشل میڈیا پر کبھی بھی پوسٹ یا رد عمل جذباتی انداز میں نہ دیں بلکہ ہمیشہ ہی اعتدال کو اپنائیں ہمیشہ عقلی اور منطقی انداز میں گفتگو کریں یا خاموشی اختیار کریں۔اختلاف کی صورت میں ہمیشہ دلیل سے بات کریں یا خاموشی کو ترجیح دے۔مختصر یہ ہے کہ سوشل میڈیا ایک طاقتور ذریعہ ہے جس میں اگر مثبت انداز میں استعمال کیا جائے تو یہ اور بیداری شعور کا ایک بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔[10]

آزادی اظہار کی حدود :

اسلام آزادی کے اظہار کو تسلیم کرتا ہے لیکن اس پر اسلامی اور شرعی حدود عائد کرتا ہے کسی کی بہتان تراشی ،توہین ،فحش گفتگو اور مواد کی تشہیر ممنوع ہے قران مجید میں ارشاد ہے

"تجسس نہ کرو نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کرو "[7]

عدل و انصاف :

اسلام عدل انصاف کا بہت درس دیتا ہے اور اس کا اطلاق میڈیا کے ہر پہلو پر ہوتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"یقینا وہ لوگ جو انصاف کرتے ہیں وہ اللہ تعالی کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے رحمٰن یعنی اللہ کے دائیں جانب اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور وہ لوگ جو اپنے فیصلوں میں اپنے گھر والوں کے ساتھ جن کے وہ ذمہ دار ہیں انصاف کرتے ہیں "

اسلام میں عدل وانصاف کو نہایت اہم اور اعلی مقام حاصل ہے جو لوگ دنیا میں عدل کرتے ہیں اللہ تعالی قیامت میں قرب اور عزت عطا فرمائیں گے۔ اسلام ہر فرد کی عزت اور احترام کو تحفظ دیتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالے اللہ تعالی اس پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا"

جو کسی مسلمان کی غلطی خطا یا عیب کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے کے بجائے اس پر پردہ ڈالے گا، بشرطیکہ کہ وہ عیب ایسا نہ ہو جو دوسروں کے لیے نقصان دہ ہو۔میڈیا کو چاہیے کہ وہ کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت نہ کرےاور نہ ہی کوئی ایسا مواد نشر کرے جو کسی کی زندگی کو مجروح کرے۔[8]

---

[7] ڈاکٹر محمد سمیع اللہ، اور محمد طاہر رفیق، "اسلام میں ذرائع ابلاغ کے اصول، ذمہ داریاں اور امتیازی خصوصیات،" شعبۂ اسلامیات، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان؛ شعبۂ اسلامیات، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان، ص8۔

[8] محمد عثمان، خالد، حفیظہ، کرن صبا، اور آمنہ احمد، "Islamic Ethical Framework for Media and Communication: An Analytical Exploration،" الامیر، جلد 6، شمارہ 1 (جنوری–مارچ 2025ء)، ص 20–21۔

کتاب اللہ سے رہنمائی :

دنیا اور آخرت میں رہنمائی کا ایک ہی ذریعہ ہے، وہ ہے اللہ کی کتاب یعنی قرآن، ہمارے ہر مسئلے کا حل ہماری ہر مصیبت کا جواب قرآن میں ہے

ارشاد باری تعالی ہے :

" اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں تفرقہ نہ کرو " میڈیا کو دنیا میں کیا کرنا ہے کیا نہیں، کیا جائز ہے کیا ناجائز، دعوت کیسے دینی ہے مخالفت کس کی کرنی ہے یہ سب باتیں ہمیں قرآن ہی نے بتائی ہیں یہ تمام رہنما اصول معلوم کرنے کے لیے ہمیں قرآن ہی کی طرف دیکھنا ہے۔[9]

[9] ڈاکٹر سید محمد انور، میڈیا، اسلام اور ہم، (ایمل پبلیکشنز، 2016ء)، ص116–117۔

ار شاد باری تعالی ہے :

"ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة "

اسلامی دنیا میں میڈیا کی موجودہ صورتحال :

اسلامی ممالک میں میڈیا کا کردار متنوع ہے بعض ادارے اسلامی اقدار کو فروغ دیتے ہیں جبکہ بعض مغربی ماڈلز کی تقلید میں اسلامی اقدار سے انحراف کرتے نظر آتے ہیں ۔ پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے میڈیا کے لیے چند سفارشات اور تجاویز پیش کیں لیکن اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔

تحقیق کا اختتام اس نتیجے پر ہوتا ہے کہ کہ مسلم معاشروں کو خاص کر پاکستان کو درپیش میڈیا سے متعلق مسائل کا حل صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب میڈیا اسلامی اخلاقی اصولوں کی روشنی میں اپنی پالیسی مواد اور تربیتی نظام کو تشکیل دے .[10]

موجودہ قوانین کی خامیاں:

پریونیشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016 (PECA) کا نفاذ پاکستان میں ڈیجیٹل کرائم کے خلاف ایک اہم قانونی اقدام کی صورت میں سامنے آیا ہے جس کا بنیادی مقصد سوشل میڈیا، انٹرنیٹ ،ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر پھیلنے والے جرائم ہیں سائبر بلیک میلنگ ،ہراسمنٹ ،فیک نیوز اور نفرت انگیز مواد پر قابو پانا تھا اس قانون کا براہ راست تجزیہ کرتے ہوئے سب سے پہلے سوال یہ پیدا ہوتا ہے آیا پیکا ایکٹ آزادی اظہار رائے کے بنیادی انسانی حق کا تحفظ کرتا ہے یا اس پر قدغن لگاتا ہے اگرچہ قانون کے متن میں قومی سلامتی ، مذہبی ہم آہنگی اور سماجی نظم و ضبط کو بنیاد بنایا گیا ہے لیکن اسکا عملی اطلاق کئی حوالوں سے آزادی اظہار رائے کو محدود کرنے کا باعث بن رہا ہے مختلف صحافی تنظیموں انسانی حقوق کے اداروں اور سیاسی کارکنوں کی طرف سے بارہا یہ اعتراضات سامنے آئے ہیں پیکا ایکٹ کی چند شقیں مبہم، سخت اور غلط استعمال کی گنجائش رکھنے والی ہیں

خصوصاً پیکا کی شق نمبر 20 ؛"جو شخصیت کو نقصان پہنچانے سے متعلق ہے ایک ایسا پہلو ہے جس پر سب سے زیادہ تنقید ہوئی اس شق کے مطابق اگر کوئی شخص انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا پر کسی فرد کے بارے میں جھوٹا یا بدنام کرنے والا مواد پوسٹ کرے تو وہ قابل سزا جرم ہے جس کی سزا تین سال تک قید اور جرمانہ ہوسکتی ہے بظاہر یہ شق مثبت اقدام لگتی ہے ،لیکن اس کی تشریح اور اطلاق میں ابہام کی وجہ سے اسے آزادی صحافت کے خلاف استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح پیکا کی شق 37 جسکے تحت ،غیر اخلاقی، فحش، یا ریاست مخالف مواد کو روکنے کا اختیار پاکستانی ٹیلی کمونیکیشن اتھارٹی کو دیا گیا ہے آزادی اظہار رائے کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے اس شق کے مطابق PTA کو اختیار ہے وہ کسی بھی آنلائن مواد کو بلاک اور ہٹا سکتی ہے اگر اسے ریاست یا اخلاقیات کے خلاف تصور کیا جائے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان اصطلاحات کی کوئی واضح قانونی تعریف نہیں دی گئی

پیکا ایکٹ کے تحت سائبر کرائمز سے متعلق خصوصی عدالتیں قائم کی گئی ہیں لیکن ان عدالتوں کے فیصلے ،رفتار، شفافیت اور معیار پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔

پیکا ایکٹ 2025 جو 2016 کے اصل قانون میں ایک بڑی ترمیم ہے ، ریاست کی طرف سے سائبر کرائمز کے لئے نافذ کیا گیا ہے لیکن اسکا نفاذ ایک ایسے انداز میں ہوا جس سے آزادی اظہار رائے کو کئی سطحوں پر چیلنجز در پیش ہوئے۔

اس قانون کی متعدد دفعات بالخصوص دفعہ B 7 5 A , 14 E میں ایسی اصطلاحات شامل کی گئی ہیں جنکی تعریفیں مبہم اور اطلاعات وسیع ہیں۔[11]

ڈیجیٹل میڈیا کے اخلاقی چیلنجز:

---

[10] ڈاکٹر محمد عثمان، خالد حفیظ، کرن صبا، اور آمنہ احمد، " Islamic Ethical Frameworks for Media and Communication: An Analytical Exploration،" الامیر، جلد 6، شمارہ 1 (جنوری–مارچ 2025ء)، ص 22–23۔

[11] ایثار اللہ خان، "پیکا ایکٹ: عصری آزادی اظہار رائے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ،" ایم فل مقالہ، شعبہ اسلامیات، بحریہ یونیورسٹی، کراچی، جولائی 2025ء۔

ڈیجیٹل انقلاب نے متعدد چیلنجز کو بھی جنم دیا ہے سب سے زیادہ پریشان کن مسئلہ جعلی خبروں اور غلط معلومات کا پھیلاؤ ہے اگرچہ سوشل میڈیا نے معلومات تک رسائی کو جمہوری بنا دیا ہے لیکن یہ غلط بیانیوں پروپیگنڈے اور سائبر جرائم کے لیے بھی ایک زرخیز زمین بن چکا ہے جو افراد، برادریوں حتیٰ کہ قومی سلامتی پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے، فیک خبروں کا مسئلہ ایک عالمی رجحان ہے جس کے اثرات امریکہ بھارت وغیرہ میں دیکھے جا رہے ہیں اور خاص کر پاکستان ان جعلی خبروں سے متاثر ہونے والے ممالک میں سے ہے۔ اور آن لائن مواد کو ہٹانے اور بلاک کرنے کے رولز 2021 جو سوشل میڈیا کو ریگولیٹ کرتے ہیں اگرچہ ان قوانین کا مقصد غیر قانونی آن لائن سرگرمیوں کا مقابلہ کرنا ہے، لیکن انہیں آزادی اظہار کی خلاف ورزی پر تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسلامی اخلاقیات کے خلاف مواد کی مثالیں:

عالمی سطح پر انسانوں کے حقوق کو مسخر کرنے والا میڈیا جو ایک جانب علم و تحقیق اور عالمی افق پر ابھرنے والے حالات اور واقعات کی فراہمی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے[12]

وہیں پر میڈیا خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا جو اس وقت عالمی استعماری قوتوں کا آلہ کار بن کر دنیا کے سامنے آیا ہے جس میں ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان بھی اس عالمی میڈیا کے یلغار کا شکار ہو چکا ہے ،اس میں نہ صرف استعماری قوتوں کو مدد فراہم کر رہا ہے بلکہ انکے اخلاق باختہ ثقافت کو فروغ دے رہا ہے بلکہ حوا کی بیٹیوں کو اپنے فریب میں جکڑ کر نہ صرف تشہیر کا ذریعہ بنا کر پیش کر رہا ہے بلکہ اسے ایک تجارتی جنس کی حیثیت دے رکھی ہے[13] اور جس انداز سے میڈیا کے ذریعے عورت کی تذلیل کی جا رہی ہے وہ اسلامی معاشرے کے لیے خاص طور پر لمحہ فکر یہ ہے۔ عورتوں کو بطور جنس پیش کرنے کا نتیجہ نوجوانوں میں جنسی ہیجان کا ذریعہ بن رہا ہے اور یہی سبب ہے کمسن بچیوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات میں اضافہ کا۔ ایک طرف میڈیا تہذیب اور اخلاقیات سے عاری پروگرامات اور عریانیت اور فحاشی دکھا رہا ہے دوسری طرف عالم میں انتشار کا سبب بن رہا ہے[14] اور انسانی اعلیٰ اقدار کی پامالی اور خبائث کو فروغ دے کر صالح معاشرے کو کچرے کا ڈھیر بنا دیا ہے جس سے نہ کسی کی عزت محفوظ ہے نہ جان اور مال۔ اور ہمارا میڈیا فن اور کلچر کے نام پر نئی نسل کو بے راہ روی کی طرف راغب کرنے، مخلوط رنگین محفلوں سے مزین پروگرامز پیش کرنے، مشرقی شرم و حیاء کو دقیانوسیت کا ٹائٹل دینے، مذہب کو مذاق کا نشانہ بنانے، اکابرین اسلام کی تحقیر کرنے اور خاندانی زندگی کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں پیش پیش ہے۔[15]

اسلامی اصولوں پر مبنی ریگولیٹری ماڈل کی ضرورت:

ہر قوم اور ملک اپنی بات دوسروں تک پہنچانے اور ان کو ملک اور قوم کے مسائل سے باخبر رکھنے کے لیے میڈیا کا ہی سہارا لیتی ہے، میڈیا یا ذرائع ابلاغ ایک ایسا ہتھیار ہے جو بہت ہی کم وقت میں کسی بھی مسئلہ یا ایشو کے متعلق لوگوں کے ذہنوں کو ہموار کرتا ہے[16]

لیکن عالمی میڈیا نے بالعموم اور مغربی میڈیا نے بالخصوص اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مشرق اور مغرب میں ایک بڑا محاذ کھول رکھا ہے جس کی بہت سی قسمیں اسلام اور مسلمانوں کی شبیہ بگاڑنے کے درپے ہیں۔[17]

اسلامی اصولوں پر مبنی میڈیا سماج کو صحیح ڈگر پر رکھنے کے لیے کچھ رہنما اصول فراہم کرتا ہے اسکی رہنمائی فرد اور سماج کے لئے الٰہی نظریات اور اسلامی اقدار پر مبنی ہے۔ اسلام ایک مشنری مذہب ہے اِس لئے یہ اپنے ماننے والوں پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ اسکو ہر فرد تک پہنچایا جائے [18]

[12] راحیل گوہر، "ہمارا میڈیا: اخلاقی گراوٹ کا سیل رواں،" ٹیم الوقائع، 23 جنوری 2015ء، ص 3۔

[13] راحیل گوہر، "ہمارا میڈیا: اخلاقی گراوٹ کا سیل رواں،" ٹیم الوقائع، 23 جنوری 2015ء، ص 4۔

[14] راحیل گوہر، "ہمارا میڈیا: اخلاقی گراوٹ کا سیل رواں،" ٹیم الوقائع، 23 جنوری 2015ء، ص 6

[15] راحیل گوہر، "ہمارا میڈیا: اخلاقی گراوٹ کا سیل رواں،" ٹیم الوقائع، 23 جنوری 2015ء، ص 7۔

[16] مجتبیٰ فاروق، میڈیا وار اور اسلام، زندگی نو، ستمبر 2017ء، ص 3۔

[17] مجتبیٰ فاروق، میڈیا وار اور اسلام، زندگی نو، ستمبر 2017ء، ص 7۔

[18] مجتبیٰ فاروق، میڈیا وار اور اسلام، زندگی نو، ستمبر 2017ء، ص 25

اور آج ہمارے قومی بحران کی جڑ دراصل اخلاقی زوال ہے ،معاشی بدحالی اسی اخلاقی کمزوری کا نتیجہ ہے جب دیانت ،عدل ،امانت اور احساس ذمہ داری کمزور پڑ جائیں تو معیشیت بھی زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ دینی جرائد اپنی تحریروں کے ذریعے قوم میں اخلاقی شعور پیدا کر سکتے ہیں۔ایسی تحریریں جو محض وعظ نہ ہو بلکہ عمل کی تحریک بنیں۔اگر دینی بیانیہ معاشی نظام میں عدل و انصاف کے اصولوں کو اجاگر کرے تو یہ قوم کے اخلاقی و معاشی توازن کو بحال کرنے میں موثر کردار ادا کر سکتا ہے

دینی جرائد اب محض رسائل نہیں بلک اسلامی فکر کے میڈیا ماڈلز ہیں انہیں یہ شعور پیدا کرنا ہے کہ اگر مغرب نے ابلاغی نظریات کے ذہن بدل دیے ہیں تو اسلام کے ماننے والے اخلاق علم اور حکمت کے ذریعے بدل سکتے ہیں یہ وہ بیانیہ ہے جو صرف رد عمل نہیں بلکہ فکری قیادت کا مظہر ہے خلاصہ یہ ہے کہ دینی جرائد کو چاہیے کہ وہ مغربی ابلاغی ماڈلز کو سمجھ کر انہیں اسلام کے فریم ورک میں استعمال کرے [19].

نتائج

1 اسلامی اصول میڈیا کی اصلاح کا بہترین ذریعہ بن سکتے ہیں۔

2 امانت عدل وانصاف اور غیر جانبدارانہ رویہ میڈیا کی بنیادی ذمہ داری ہونی چاہیے۔

3 اسلامی اصولوں کی روشنی میں میڈیا سے وابستہ افراد کی اصلاح کی جائے۔

4 میڈیا کو متعصبانہ اور فحش مواد کی تشہیر سے گریز کرنا چاہیے۔

5 میڈیا کو تعلیم اور معاشرے کی اصلاح کا زریعہ بنایاجائے۔

سفارشات:

1 پاکستانی میڈیا کی پالیسی کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں مرتب کیاجائے

2 اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی میڈیا چارٹر تشکیل دیا جائے ۔

3 جامعات میں اسلامی ابلاغی اصولوں پر مبنی نصاب متعارف کرایاجائے۔

4 صحافیوں اور میڈیا سے منسلک افراد کی اسلامی اصولوں کی روشنی میں تربیت کی جائے۔

مصادر و مراجع

- ڈاکٹر سید محمد انور، میڈیا، اسلام اور ہم، (ایمل پبلیکیشنز، 2016ء)۔
- محمد عثمان، خالد، حفیظہ، کرن صبا، اور آمنہ احمد، "Islamic Ethical Framework for Media and Communication: Analytical Explorations،" الامیر، جلد6، شمارہ 1 (جنوری–مارچ 2025ء)۔
- محمد زاہد نور البشر، اور ڈاکٹر اسد اللہ، "قومی سلامتی کے امور میں میڈیا کے کردار کا تحقیقی جائزہ،" **الثقافة الاسلامية**، شمارہ 46 (جولائی–دسمبر 2021ء)۔
- سرور منیر راو، "پاکستانی میڈیا اور بدلتے معاشرتی اقدار،" ائینہ در ائینہ، 11 جنوری 2015ء۔
- ڈاکٹر محمد سمیع اللہ، اور محمد طاہر رفیق، "اسلام میں ذرائع ابلاغ کے اصول، ذمہ داریاں اور امتیازی خصوصیات،" شعبۂ اسلامیات، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان؛ شعبۂ اسلامیات، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان۔
- ایثار اللہ خان، "پیکا ایکٹ: عصری آزادی اظہار رائے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ،" ایم فل مقالہ، شعبہ اسلامیات، بحریہ یونیورسٹی، کراچی، جولائی 2025ء۔
- حزیمہ بخاری، ڈاکٹر اکرام الحق، اور عبد الرؤف شکوری، "سوشل میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے ظالمانہ قانون،" روزنامہ دنیا، 14 فروری 2025ء۔
- راحیل گوہر، "ہمارا میڈیا: اخلاقی گراوٹ کا سیلِ رواں،" ٹیم الو قائع، 23 جنوری 2015ء۔
- مجتبیٰ فاروق، میڈیا وار اور اسلام، زندگی نو، ستمبر 2017ء۔

[19] اجتماعی اور قومی مسائل میں دینی جرائد کا کردار۔" November 5, 2025.

- اجتماعی اور قومی مسائل میں دینی جرائد کا کردار، 5 نومبر 2025ء۔